

## ایلیاہ - نمبر چھ

دس ٹیسٹ

Jeff Pippenger

2023-10-05

ہم ایلیاہ کی علامتیت پر گفتگو کرتے آ رہے ہیں اور اب کوہِ کرمل اور کوہِ سینا کے تاریخی واقعات کو استعمال کر رہے ہیں تاکہ پروٹسٹنٹ ازم کے سینگ کے لیے تدریجی آزمائش کے ایک عمل کی اور ریپبلکن ازم کے سینگ کے لیے ایسے تدریجی سیاسی ارتقا کی مثال پیش کی جائے جو پروٹسٹنٹ ازم کے سینگ کے متوازی ہو۔

گزشتہ مضمون میں گنتی کے باب تیرہ اور چودہ میں بیان کردہ بغاوت پر غور کیا گیا تھا، جو قدیم اسرائیل کے لیے ان کے بحرِ قلزم عبور کرنے کے بعد دسویں اور آخری آزمائش کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہ تاریخ میلراٹ تاریخ کی ابتدائی تحریک کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے، اور خدا کی اختتامی تحریک کی تاریخ کے ساتھ بھی۔ مکاشفہ باب چودہ کے تینوں فرشتوں کا کام ابتدا میں ایک تحریک اور اختتام پر ایک تحریک کے ذریعے پورا کیا جاتا ہے۔

"وہ فرشتہ جو تیسرے فرشتے کے پیغام کی منادی میں شرکت کرتا ہے، اپنے جلال سے تمام زمین کو روشن کرے گا۔ یہاں ایک ایسے کام کی پیشین گوئی کی گئی ہے جو عالمی پیمانے پر وسعت رکھتا ہوگا اور غیر معمولی قوت کا حامل ہوگا۔ 1840 تا 1844 کی آمدِ مسیح کی تحریک خدا کی قدرت کا شاندار مظاہرہ تھی؛ پہلے فرشتے کا پیغام دنیا کے ہر مشنری مرکز تک پہنچایا گیا، اور بعض ممالک میں مذہبی دلچسپی اپنی انتہا پر تھی، ایسی جو سولہویں صدی کی اصلاحِ مذہب کے بعد کسی بھی سرزمین میں دیکھی نہیں گئی؛ لیکن ان سب کو تیسرے فرشتے کی آخری تنبیہ کے تحت اٹھنے والی زور آور تحریک پیچھے چھوڑ دے گی۔" دی گریٹ کنٹروورسی، 611۔

ابتدائی تحریک اور اختتامی تحریک کی تاریخ کے درمیان، ہمیں لاودیکہ کی کلیسیا کی تاریخ ملتی ہے۔ وہ فرشتہ جو اپنے جلال سے زمین کو روشن کرتا ہے، صاف طور پر کلیسیا نہیں بلکہ ایک تحریک قرار دیا گیا ہے۔

"بابل کے بارے میں، اس وقت کے سلسلے میں جسے اس نبوت میں دکھایا گیا ہے، یہ اعلان کیا گیا ہے: 'اس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں، اور خدا نے اس کی بدکاریاں یاد رکھی ہیں۔' مکاشفہ 18:5۔ اس نے اپنی بدی کا پیمانہ لبریز کر دیا ہے، اور ہلاکت اس پر گرنے ہی والی ہے۔ لیکن خدا کے لوگ اب بھی بابل میں موجود ہیں؛ اور اس کے فیصلوں کے نزول سے پہلے ان وفاداروں کو باہر بلایا جانا ضروری ہے، تاکہ وہ اس کے گناہوں میں شریک نہ ہوں اور 'اس کی بلاؤں میں سے نہ پائیں۔' لہذا اس فرشتے کے ذریعے ممثل ایک تحریک ظاہر ہوتی ہے، جو آسمان سے اتر کر اپنے جلال سے زمین کو روشن کرتا ہے اور قوی آواز کے ساتھ زور سے پکار کر بابل کے گناہوں کا اعلان کرتا ہے۔ اس کے پیغام کے ساتھ یہ ندا سنائی دیتی ہے: 'آے میری قوم، اس میں سے نکل آؤ۔' یہ اعلانات، تیسرے فرشتے کے پیغام کے ساتھ مل کر، زمین کے باشندوں کو دی جانے والی آخری تنبیہ بنتے ہیں۔" عظیم کشمکش، 604۔

تمام نبی آپس میں متفق ہیں، اور وہ سب "آخری دنوں" کی نسبت ان دنوں کے مقابلے میں زیادہ صراحت سے نشاندہی کرتے ہیں جن میں یہ پیشگوئیاں بیان کی گئیں۔ اس مظہر کی ایک مثال کے طور پر، مکاشفہ اٹھارہ کا فرشتہ، پہلے بھی اور اب بھی، مکاشفہ دس کے فرشتے سے مثالی طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ جب دونوں نازل ہوتے ہیں تو اپنے جلال سے زمین کو روشن کرتے ہیں۔ سسٹر وائٹ کتاب Early Writings میں پہلے فرشتے کی نشان دہی کرتی ہیں۔

"یسوع نے ایک طاقتور فرشتے کو مامور کیا کہ وہ نازل ہو اور اہل زمین کو خبردار کرے کہ وہ اُس کی دوسری آمد کے لیے تیاری کریں۔ جب فرشتہ آسمان میں یسوع کی حضوری سے روانہ ہوا تو ایک نہایت روشن اور پر جلال نور اُس کے آگے آگے تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ اُس کا مشن یہ تھا کہ وہ اپنے جلال سے زمین کو منور کرے اور انسان کو خدا کے آنے والے غضب سے خبردار کرے۔" ابتدائی تحریرات، 245.

مکاشفہ باب اٹھارہ کا وہ فرشتہ 11 ستمبر 2001 کو نازل ہوا تھا۔ اس کی مثال اُس فرشتے سے دی گئی تھی جو 11 اگست 1840 کو نازل ہوا تھا۔ یسعیاہ باب چھ میں، یسعیاہ کو آسمان میں ہیکل اور خدا کا جلال دکھایا جاتا ہے۔ باب چھ کی آیت تین میں بتایا گیا ہے کہ ساری زمین خدا کے جلال سے معمور ہے۔ یہ تب ہوتا ہے جب مکاشفہ باب اٹھارہ کا فرشتہ نازل ہوتا ہے۔

اور ان باتوں کے بعد میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان سے اترتے دیکھا جس کے پاس بڑی قدرت تھی، اور اس کے جلال سے زمین روشن ہو گئی۔ مکاشفہ 18:1

اشعیا کے چھٹے باب کی تیسری آیت اسی تاریخ کی نشاندہی کرتی ہے۔

اور ایک نے دوسرے کو پکار کر کہا: پاک، پاک، پاک، رب الافواج ہے؛ ساری زمین اُس کے جلال سے معمور ہے۔ اشعیاہ 6:3.

سسٹر وائٹ اشعیاہ کی مقدس سے متعلق رؤیا کو مکاشفہ باب اٹھارہ کی تحریک کے ساتھ یکجا کرتی ہیں۔

عرش کے سامنے کے سرافیم، خدا کے جلال کا نظارہ کرتے ہوئے، اس قدر پرہیزگاری سے لبریز ہیں کہ وہ ایک لمحہ کے لیے بھی خودپسندی سے اپنے اوپر نظر نہیں ڈالتے، نہ اپنی یا ایک دوسرے کی تعریف و توصیف میں پڑتے ہیں۔ ان کی حمد و جلال سب رب الافواج کے لیے ہے، جو بلند و برتر ہے، اور جس کے دامن جلال سے ہیکل معمور ہے۔ جب وہ مستقبل کو دیکھتے ہیں، جب ساری زمین اُس کے جلال سے معمور ہو جائے گی، تو فتح مندانہ حمد کا نغمہ خوش آہنگ ترنم میں ایک سے دوسرے تک گونجتا ہے، 'قدوس، قدوس، قدوس، رب الافواج ہے۔' وہ خدا کی تمجید کر کے کامل طور پر مطمئن ہیں؛ اور اُس کی حضوری میں، اُس کی رضامندی کی مسکراہٹ کے زیر سایہ، انہیں کسی اور چیز کی خواہش نہیں۔ اُس کی صورت کے حامل ہونے، اُس کی خدمت انجام دینے اور اُس کی عبادت کرنے میں، ان کی بلند ترین آرزو پوری طرح حاصل ہو جاتی ہے۔

یسعیاہ کو دی گئی رؤیا آخری ایام میں خدا کے لوگوں کی حالت کی نمائندگی کرتی ہے۔ ریویو اینڈ بیرالڈ، ۲۲ دسمبر، ۱۸۹۶.

یوحنا نے مکاشفہ باب دس میں اور پھر باب اٹھارہ میں، اور یسعیاہ نے باب چھ میں، نیز سسٹر وائٹ کے تبصرے سمیت، زمین کے خدا کے جلال سے روشن ہونے کے تمام مناظر کو تاریخ کے ایک ہی مقام پر رکھا ہے۔ پوری دنیا نے 11 ستمبر 2001 کو پیش آنے والے واقعات کا مشاہدہ کیا۔ ملرائٹ تحریک کی وہ تدریجی تاریخ جو 1863 میں اختتام پذیر ہوئی، اُس زمانے کی تمثیل تھی جب مکاشفہ باب اٹھارہ کا زور اور فرشتہ نازل ہوتا ہے، اور وہ اُس تاریخی سلسلے کے ساتھ نازل ہوتا ہے جو مکاشفہ باب دس میں نازل ہونے والے فرشتے سے وابستہ ہے۔ ان ابتدائی مقدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے، ہم گنتی باب چودہ میں پیش کیے گئے آزمائشی عمل کی طرف واپس رجوع کریں گے۔ جب موسیٰ نے اُن باغیوں کے لیے شفاعت کی جو مصر لوٹ جانا اور یسوع اور کالب کو سنگسار کرنا چاہتے تھے، تو خدا نے موسیٰ کی شفاعت قبول کر لی۔

اور خداوند نے کہا، میں نے تیرے قول کے موافق معاف کر دیا ہے۔ لیکن میری حیات کی قسم، تمام زمین خداوند کے جلال سے معمور ہوگی۔ کیونکہ ان سب آدمیوں نے، جنہوں نے میرا جلال اور میرے

معجزات دیکھے جو میں نے مصر میں اور بیابان میں کیے، اور اب دس بار مجھے آزمایا ہے اور میری آواز نہ مانی، یقیناً وہ اس زمین کو نہیں دیکھیں گے جس کی قسم میں نے ان کے باپ دادا سے کھائی، اور جنہوں نے مجھے مشتعل کیا ان میں سے کوئی اسے نہ دیکھے گا۔ لیکن میرا بندہ کالب، اس لیے کہ اس میں دوسری روح تھی اور اس نے پوری طرح میری پیروی کی، میں اسے اس زمین میں لے جاؤں گا جہاں وہ گیا تھا، اور اس کی نسل اسے میراث میں لے گی۔ گنتی 24:14-20۔

گنتی باب چودہ میں پیش کی گئی یہ تاریخ قدیم اسرائیل کے لیے آخری آزمائش ہے، اور ان کی ناکامی کے نتیجے میں آنے والے چالیس برسوں تک بیابان میں ان کی موت یقینی ٹھہری۔ یہ تاریخ براہ راست مکاشفہ باب اٹھارہ سے مربوط ہے، کیونکہ وہاں خدا نے اعلان کیا کہ "جس طرح خدا زندہ ہے، ساری زمین خداوند کے جلال سے معمور ہوگی۔" یہ ایک نہایت مضبوط بیان ہے جو خدا نے اس تاریخی ریکارڈ میں رکھا ہے، اور ایسا کرتے ہوئے وہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ گنتی کے ابواب تیرہ اور چودہ میں پیش کی گئی تاریخ مکاشفہ اٹھارہ کے فرشتے کی عظیم تحریک کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ چونکہ مکاشفہ باب اٹھارہ خدا کے بقیہ لوگوں کے اختتام سے متعلق ہے، اس لیے خدا کے بقیہ لوگوں کی ابتدا بھی کتاب گنتی کی اس عبارت میں دکھائی گئی ہے جس پر ہم غور کر رہے ہیں۔

11 اگست 1840 کو، اسلام سے متعلق دوسری مصیبت کی ایک پیشگوئی کی تکمیل پر، سابق منتخب عہد کی قوم کو ایلیاہ کے اس پیغام سے آزمایا گیا جو ابھی ابھی درست ثابت ہوا تھا۔

11 ستمبر 2001 کو، اسلام کی تیسری مصیبت سے متعلق ایک پیشگوئی کی تکمیل کے وقت، سابق برگزیدہ عہد کی قوم نے، چونکہ ایلیاہ کا پیغام ابھی ابھی درست ثابت ہوا تھا، زندہ لوگوں کی عدالت کے آغاز کی نشاندہی کی۔

ملرائٹ تاریخ کا ایلیاہ پیغام نبوتی وقت کے تناظر میں سمجھا گیا تھا۔ 11 ستمبر 2001 کا ایلیاہ پیغام تکرار تاریخ کے تناظر میں سمجھا گیا تھا۔ 11 ستمبر 2001 نے 11 اگست 1840 کی تاریخ کو دہرایا، کیونکہ دونوں تاریخیں اسلام کے بارے میں ایک پیشین گوئی کی تکمیل کی نمائندگی کرتی ہیں، اور دونوں اُس فرشتے کے نزول کو نشان زد کرتی ہیں جس کے بارے میں بہن وائٹ نے کہا کہ وہ "کسی کم تر ہستی نہیں بلکہ خود یسوع مسیح" ہیں۔ اگرچہ بہن وائٹ نے مکاشفہ باب اٹھارہ کے فرشتے کے بارے میں، جیسا کہ وہ مکاشفہ باب دس کے فرشتے کے بارے میں کہتی ہیں، یہ نہیں کہا کہ وہ "کسی کم تر ہستی نہیں بلکہ خود یسوع مسیح" ہیں، مگر مکاشفہ باب اٹھارہ کا فرشتہ "اس" کے جلال سے زمین کو روشن کرتا ہے، اور کلام مقدس واضح کرتا ہے کہ زمین کو روشن کرنے والا جلال یسوع مسیح ہی کا ہے۔

ابتدا میں پروٹسٹنٹوں پر جو آزمائش آئی، اسے برپا کرنے والا فیصلے کا وسیلہ ایلیاہ کی نمائندگی میں ملرائٹ تحریک تھی۔ آخر میں سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ فرقے کی آزمائش کو برپا کرنے والا فیصلے کا وسیلہ، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی میں، تحریک ایلیاہ ہے۔ ایلیاہ کی علامت کے ایک سے زیادہ معنی ہیں، اور اگرچہ وہ ملر اور ملرائٹ تحریک کی نمائندگی کرتا ہے، وہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی بھی نمائندگی کرتا ہے۔

کوہ تجلی پر موسیٰ گواہ تھے کہ مسیح نے گناہ اور موت پر فتح پائی۔ وہ اُن کی نمائندگی کرتے تھے جو راستبازوں کے جی اٹھنے کے وقت قبروں سے نکلیں گے۔ ایلیاہ، جو موت دیکھے بغیر آسمان پر اُٹھا لیا گیا تھا، اُن کی نمائندگی کرتا تھا جو مسیح کی دوسری آمد کے وقت زمین پر زندہ ہوں گے اور جو 'ایک لحظہ میں، اُن کی آن میں، آخری نرسنگ پر' بدل دیے جائیں گے؛ جب 'یہ فانی یقا پہن لے گا' اور 'یہ فاسد عدم فساد پہن لے گا'۔ 1 کرنتھیوں 51:15-53۔ یسوع آسمان کے نور سے ملبس تھے، جیسے وہ اُس وقت ظاہر ہوں گے جب وہ 'دوسری بار بغیر گناہ نجات کے لیے' آئیں گے۔ کیونکہ وہ اپنے باپ کے جلال میں مقدس فرشتوں کے ساتھ آئیں گے۔ عبرانیوں 9:28؛ مرقس 8:38۔ نجات دہندہ کا شاگردوں سے کیا ہوا وعدہ اب پورا ہوا۔ پہاڑ پر اُتدہ جلال کی بادشاہی کا ایک مختصر نمونہ

دکھایا گیا تھا— مسیح بادشاہ کے طور پر، موسیٰ جی اُٹھے ہوئے مقدسوں کے نمائندہ کے طور پر، اور ایلیاہ اُن کے نمائندہ کے طور پر جو منتقل کیے جائیں گے۔" The Desire of Ages, 412.

وہ عہد کے لوگ جنہیں چھوڑ دیا جاتا ہے، تعداد میں دس بمقابلہ دو کی اکثریت ہیں۔ بلائے گئے تو بہت ہیں، لیکن منتخب کم ہیں۔ دسویں آزمائش کی ناکامی کا انحصار اس پر تھا کہ ارضِ موعود کے بارے میں آنے والی بری رپورٹ یا اچھی رپورٹ میں سے کس کو رد کیا گیا اور کس کو قبول کیا گیا۔ یوں، یہاں پیش کی گئی تاریخ یہ دکھاتی ہے کہ ترقی کرتی ہوئی آزمائشوں کی تاریخ میں فتح یا شکست کا دارومدار دو طریقوں کے انتخاب پر ہوتا ہے جو ایک ہی معلومات کی تعبیر کرتے ہیں۔

تمام بارہ جاسوسوں نے سرزمینِ موعود کو دیکھا، مگر اس کے معنی کے بارے میں دو مختلف نتائج اخذ کیے گئے۔ ایک رپورٹ انسانی خوف سے متاثر تھی، اور دوسری ایمان سے۔ پہلی میں خدا کی رہنمائی کو رد کر کے مصری غلامی کی طرف لوٹنے کی خواہش ظاہر ہوئی، جبکہ دوسری رپورٹ میں خدا کی رہنمائی پر بھروسا کرتے ہوئے سرزمینِ موعود کی طرف آگے بڑھنے کی خواہش ظاہر ہوئی۔

ملرائیٹ تحریک میں، اکثریت نے بھی بابل کی غلامی میں واپس جانا اور اس کی بیٹیاں بننا پسند کیا، اور یہ پہلے فرشتے کے نبوتی پیغام کو رد کرنے کے اپنے فیصلے کا اظہار تھا۔ وفادار ملرائیٹس نے پہلے فرشتے کے نبوتی پیغام کی پیروی کرنے کا انتخاب کیا، حتیٰ کہ 1844 کی بہار کی پہلی مایوسی میں بظاہر ناکامی کے بعد بھی۔ کتاب گنتی کی تاریخ بارہ جاسوسوں کی دو مختلف "رپورٹس" پیش کرتی ہے، جو اسی نبوتی پیغام کی دو مختلف تجزیات کی نمائندگی کرتی ہیں۔ 1863 میں، لاودکیائی ایڈونٹ ازم نے کوئی نبوتی پیغام قبول نہیں کیا، بلکہ ایک پہلے سے قائم شدہ نبوتی پیغام کو رد کر دیا۔ 1863 میں، لاودکیائی ایڈونٹ ازم اس بائبل طریقیہ کار کی طرف لوٹ گیا اور اسے قبول کیا جو ولیم ملر کی پوری خدمت کے دوران ان کی مخالفت کرتا رہا۔ جنہوں نے نبوتی پیغام کو رد کیا اور غلامی میں واپس جانے کی خواہش رکھی، ان کی مثال گنتی چودہ کے باغیوں سے دی گئی ہے، جو آخر کار بیابان میں ہلاک ہو گئے۔

عدد دس کو جب علامت کے طور پر دیکھا جائے تو، دیگر تمام علامتوں کی طرح اس کے بھی ایک سے زیادہ معنی ہوتے ہیں۔ اس کے علامتی معنی اس عبارت کے سیاق و سباق سے سمجھنے چاہیے جہاں یہ مذکور ہو۔ "دس" بطور علامت ظلم و ستم کی نمائندگی کر سکتا ہے۔ یہ آزمائش کی نمائندگی کر سکتا ہے۔ یہ یورپ کے بادشاہوں، اسرائیل کے شمالی قبائل اور اقوام متحدہ پر مشتمل دس رکنی اتحاد کی بھی نمائندگی کر سکتا ہے۔ سمیرنا کی کلیسیا میں خدا کے لوگوں کو دس دن تک مصیبت کا سامنا کرنا تھا۔

جن باتوں کو تو سے گا اُن میں سے کسی بات سے نہ ڈر: دیکھ، ایلیس تم میں سے بعض کو قید میں ڈالے گا تاکہ تم آزمائے جاؤ؛ اور تم پر دس دن تک مصیبت ہوگی: تو موت تک وفادار رہ، اور میں تجھے زندگی کا تاج دوں گا۔ مکاشفہ 2:10۔

مورخین سمیرنا کی تاریخ میں ڈیوکلیشین کے ہاتھوں کیے گئے ظلم و ستم کی طرف اشارہ کرتے ہیں، کیونکہ وہ سمیرنا کی تاریخ کا سب سے سخت ظلم و ستم تھا، اور وہ دس برس تک جاری رہا۔ دیگر مورخین سمیرنا کی تاریخ میں دس مختلف ایذا رسانیوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ بہر حال، وہ سب شہنشاہی روم کے ہاتھوں انجام پائے، جسے کتابِ دانیال کے باب سات میں دس سینگوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ دس بادشاہ ایسے تھے جن کی تمثیل اخاب سے کی گئی ہے، جنہوں نے پاپائیت کے ساتھ زنا کیا، اور وہ پاپائیت کے ظلم و ستم کا وہ آلہ تھے جسے اس نے قرونِ مظلمہ کے دوران قتل عام برپا کرنے کے لیے استعمال کیا۔ "دس" یزبل کے لیے ظلم و ستم کو انجام دینے والی ریاستی طاقت کی نمائندگی کرتا ہے۔ کتابِ دانیال کے پہلے باب میں "دس" آزمائش کی مدت کی علامت ہے۔

میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنے بندوں کو دس دن آزما؛ اور ہمیں کھانے کو سبزی اور پینے کو پانی دیا جائے۔ پھر ہمارے چہروں کو تیرے سامنے دیکھا جائے، اور ان لڑکوں کے چہروں کو بھی جو بادشاہ کے کھانے کے حصے میں سے کھاتے ہیں؛ اور جیسا تو دیکھے، اپنے بندوں سے ویسا ہی سلوک کر۔ سو اُس نے اس بات میں اُن کی بات مان لی اور انہیں دس دن آزما یا۔ اور دس دن کے آخر میں اُن کے چہرے اُن سب لڑکوں سے بہتر اور بدن میں قرہ معلوم ہوئے جو بادشاہ کے کھانے کے حصے میں سے کھاتے تھے۔ دانی ایل 1:12-15.

گنتی باب چودہ میں قدیم اسرائیل نے خدا کو دس مرتبہ غصہ دلایا تھا، اس سے مراد ایک عرصے کے دوران دس آزمائشیں ہیں۔

لیکن جس طرح میں واقعی زندہ ہوں، ساری زمین خداوند کے جلال سے بھر جائے گی۔ کیونکہ وہ سب لوگ جنہوں نے میرا جلال اور میرے معجزات دیکھے ہیں، جو میں نے مصر میں اور بیابان میں کیے، انہوں نے اب یہ دس مرتبہ مجھے آزما یا ہے اور میری آواز پر کان نہیں دھرا۔ گنتی 14:21، 22.

اگر آپ انٹرنیٹ پر یہ جاننے کے لیے تلاش کریں کہ بحرِ قلزم سے نجات سے لے کر دسویں آزمائش تک کون سی مخصوص بغاوتیں ان نو بغاوتوں یا ناکام آزمائشوں کی نمائندگی کرتی ہیں، تو آپ کو اس بارے میں چند مختلف آرا ملیں گی کہ قدیم اسرائیل کی کون سی ناکامیاں اُن دس آزمائشوں میں سے ایک کے طور پر نشان زد کی جانی چاہیں۔ میرا موقف ہے کہ بحرِ قلزم سے نجات، جسے خاص طور پر 22 اکتوبر 1844 کے ساتھ ہم آہنگ قرار دیا گیا ہے، دس آزمائشوں کا آغاز ہے، اور اسی لیے 1844 سے 1863 تک جو آزمائشیں سامنے آئیں اُن کی گنتی شروع کرنے کی جگہ بھی وہی ہے۔ ایک تدریجی آزمائشی عمل 1798 میں شروع ہوا جب کتابِ دانی ایل کی مہر کھل گئی، اور اس عمل نے پہلے اور دوسرے فرشتے کے پیغامات کی تاریخ کا احاطہ کیا، جو 22 اکتوبر 1844 کو تیسرے فرشتے کی آمد پر اختتام پذیر ہوئی۔

مینیاپولس میں خدا نے اپنی قوم کو سچائی کے قیمتی جواہر نئے انداز میں عطا کیے۔ اس آسمانی روشنی کو بعض نے اسی ہٹ دھرمی کے ساتھ رد کر دیا جس کا اظہار یہودیوں نے مسیح کو رد کرتے وقت کیا تھا، اور 'قدیم حد کی نشانیوں' پر قائم رہنے کے بارے میں بہت گفتگو ہوئی۔ لیکن اس بات کے شواہد تھے کہ انہیں معلوم ہی نہ تھا کہ قدیم حد کی نشانیوں سے مراد کیا ہے۔ کلام سے شواہد بھی تھے اور ایسی دلیلیں بھی جو ضمیر کی تائید حاصل کرتی تھیں؛ مگر لوگوں کے اذہان جسے ہوئے تھے، روشنی کے داخل ہونے کے لیے دروازے بند اور مہر لگے ہوئے تھے، کیونکہ انہوں نے یہ طے کر رکھا تھا کہ 'قدیم حد کی نشانیوں' کو ہٹانا ایک خطرناک غلطی ہے، حالانکہ قدیم حد کی نشانیوں کا ایک کھونٹا بھی نہیں ہلایا جا رہا تھا، بلکہ قدیم حد کی نشانیوں کی حقیقت کے متعلق ان کے خیالات مسخ ہو چکے تھے۔

"1844 میں وقت کا گزر جانا عظیم واقعات کا ایک دور تھا، جس نے ہماری حیرت زدہ آنکھوں کے سامنے آسمان پر وقوع پذیر ہونے والی مقدس مکان کی تطہیر کو آشکار کیا، اور جس کا زمین پر خدا کے لوگوں سے فیصلہ کن تعلق تھا، [نیز] پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات، اور تیسرا، اس پرچم کو لہراتے ہوئے جس پر یہ الفاظ درج تھے: 'خدا کے احکام اور یسوع کا ایمان۔' اس پیغام کے تحت سنگ میلوں میں سے ایک خدا کا پیکل تھا، جسے آسمان میں اس کے حق دوست لوگوں نے دیکھا، اور وہ صندوق جس میں خدا کی شریعت تھی۔ چوتھے حکم کے سبب کی روشنی نے خدا کی شریعت کی خلاف ورزی کرنے والوں کی راہ میں اپنی تیز کرنیں چمکائیں۔ بدکاروں کی غیر جاودانی ایک پرانا سنگ میل ہے۔ میرے ذہن میں مزید کچھ نہیں آتا جو پرانے سنگ میل کے زمرے میں آسکے۔ پرانے سنگ میل کو بدلنے کے بارے میں یہ سارا شور و غوغا محض خیالی ہے۔" دی 1888 میٹیریلز، 518.

22 اکتوبر 1844ء کو تیسرا فرشتہ اپنے ہاتھ میں ایک پیغام لے کر پہنچا۔

"جب مقدس مقام میں یسوع کی خدمت اختتام پذیر ہوئی اور وہ پاک ترین مقام میں داخل ہوا اور اس صندوق عہد کے سامنے کھڑا ہوا جس میں خدا کی شریعت تھی، تو اُس نے دنیا کے لیے تیسرا پیغام لے کر ایک اور طاقتور فرشتہ بھیجا۔ فرشتے کے ہاتھ میں ایک طومار رکھا گیا، اور جب وہ قدرت اور جلال کے ساتھ زمین پر اترا، تو اُس نے ایک خوفناک انتباہ سنایا، ایسی سخت ترین دھمکی کے ساتھ جو کبھی انسان تک پہنچائی گئی۔" ابتدائی تحریریں، 254.

22 اکتوبر 1844 کو ایک فرشتہ اپنے ہاتھ میں ایک طومار لیے نازل ہوا جسے خدا کے لوگوں کو کھانا تھا۔ 'سنگِ میل' کی جو تعلیمات اُس وقت شناخت کی گئیں، انہیں یا تو کھا کر قبول کرنا تھا یا رد کر کے نہ کھانا تھا۔ جب تیسرا فرشتہ اپنے ہاتھ میں طومار لیے آیا، تو طومار کے اندر کا پیغام چھ آزمائشی سچائیوں کی نمائندگی کرتا تھا۔ ان چھ امتحانات کی شناخت یوں کی گئی: 'وقت کا گزرنا'، جو دو ہزار تین سو سالہ نبوت کی نمائندگی کرتا ہے؛ 'عدالت'، جسے 'مقدس کی تطہیر' کے طور پر پیش کیا گیا؛ 'تین فرشتوں کے پیغامات'؛ 'خدا کی شریعت'؛ 'سبت'؛ اور مردوں کی حالت، جسے 'روح کی عدم لافانیت' کے طور پر ظاہر کیا گیا۔

وہ چھ حقائق بلاشبہ باہم مربوط ہیں، لیکن ہر ایک کو الگ طور پر سنگِ میل کے طور پر شناخت کیا گیا تھا۔ کچھ لوگ شاید وقت کے گزرنے کو اس فہرست میں شامل نہ کرنا چاہیں، لیکن ظاہر ہے کہ بہت سوں نے اس حقیقت کو رد کر دیا کہ 22 اکتوبر 1844 پیش گوئی کی حقیقی تکمیل تھی۔ وہ اس آزمائش میں ناکام رہے، جس نے ظاہرے انہیں بعد میں آنے والی آزمائشوں سے نبرد آزما ہونے سے روک دیا۔ خدا کے آزمانے کے عمل کو بارہا ایک تدریجی عمل کے طور پر واضح کیا گیا ہے، جو یہ تقاضا کرتا ہے کہ جو پہلی آزمائش آپ کو دی جاتی ہے اس میں کامیابی حاصل کی جائے، اس سے پہلے کہ آپ اگلی آزمائش کا سامنا کر سکیں۔

جب ہم نے سبت کے مسئلے پر روشنی پیش کرنا شروع کی، تو ہمیں مکاشفہ 9:14-12 میں تیسرے فرشتے کے پیغام کے بارے میں کوئی واضح طور پر متعین خیال نہ تھا۔ جب ہم لوگوں کے سامنے آئے تو ہماری گواہی کا زور یہ تھا کہ عظیم دوسری آمد کی تحریک خدا کی طرف سے تھی، کہ پہلا اور دوسرا پیغام جا چکے تھے، اور کہ تیسرا دیا جانا تھا۔ ہم نے دیکھا کہ تیسرا پیغام ان الفاظ پر ختم ہوتا ہے: 'یہاں صبرِ مقدسین ہے: یہاں وہ ہیں جو خدا کے احکام اور یسوع کا ایمان رکھتے ہیں۔' اور ہم نے اسی طرح واضح طور پر دیکھا جیسے اب دیکھتے ہیں کہ یہ نبوی الفاظ سبت کی اصلاح کی طرف اشارہ کرتے تھے؛ لیکن اس پیغام میں مذکور حیوان کی پرستش کیا تھی، یا حیوان کی شبیہ اور اس کا نشان کیا تھا، اس بارے میں ہمارا کوئی متعین موقف نہ تھا۔

خدا نے اپنی روح القدس کے وسیلہ سے اپنے بندوں پر روشنی پھوٹنے دی، اور موضوع بتدریج ان کے ذہنوں پر کھلتا گیا۔ اسے، کڑی بہ کڑی، کھوجنے کے لیے بہت سا مطالعہ اور حد درجہ فکرمندی اور احتیاط درکار تھی۔ احتیاط، فکرمندی اور مسلسل محنت کے ذریعے یہ کام آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ ہمارے پیغام کی عظیم سچائیاں، ایک واضح، مربوط اور کامل وحدت کی صورت میں، دنیا کو عطا کر دی گئی ہیں۔

میں پہلے ہی ایڈیٹر بیٹس سے اپنی شناسائی کا ذکر کر چکی ہوں۔ میں نے انہیں ایک سچے مسیحی شریف انسان پایا، باادب اور مہربان۔ وہ میرے ساتھ اتنی نرمی سے پیش آئے جیسے میں ان کا اپنا بچہ ہوں۔ جب انہوں نے پہلی بار میری بات سنی تو انہوں نے گہری دلچسپی ظاہر کی۔ جب میں بات ختم کر چکی تھی تو وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا: "میں ایک شکی تھامس ہوں۔ مجھے رُویا پر یقین نہیں ہے۔ لیکن اگر میں اس بات پر یقین کر سکتا کہ وہ گواہی جو بہن نے آج رات بیان کی ہے واقعی ہمارے لیے خدا کی آواز تھی، تو میں دنیا کا سب سے خوش آدمی ہوتا۔ میرا دل گہرائی سے متاثر ہے۔ میں بولنے والی کو مخلص سمجھتا ہوں، لیکن یہ سمجھا نہیں سکتا کہ اسے وہ حیرت انگیز باتیں کیسے دکھائی گئیں جن کا اس نے ہمیں بیان کیا ہے۔"

شادی کے چند ماہ بعد میں اپنے شوہر کے ساتھ ٹوپشمن، مین میں ایک کانفرنس میں شریک ہوئی، جس میں ایلڈر بیٹس موجود تھے۔ اُس وقت وہ اس بات پر پورا یقین نہیں رکھتے تھے کہ مجھے جو رؤیا دکھائی جاتی ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں۔ وہ اجلاس بہت دلچسپی کا باعث تھا۔ خدا کی روح مجھ پر نازل ہوئی؛ میں خدا کے جلال کی ایک رؤیا میں محو ہو گئی، اور پہلی بار میں نے دوسرے سیاروں کو دیکھا۔ جب میں رؤیا سے باہر آئی تو میں نے جو کچھ دیکھا تھا، بیان کیا۔ پھر ایلڈر بی۔ نے پوچھا کہ کیا میں نے فلکیات کا مطالعہ کیا ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے یاد نہیں کہ میں نے کبھی فلکیات کی کسی کتاب میں بھی نظر ڈالی ہو۔ انہوں نے کہا: 'یہ خداوند کی طرف سے ہے۔' میں نے اس سے پہلے انہیں اتنا بے تکلف اور خوش کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اُن کے چہرے پر آسمان کی روشنی چمک رہی تھی، اور وہ بڑی قوت کے ساتھ کلیسیا کو نصیحت کر رہے تھے۔ شہادات، جلد 1، 80-78.

یقیناً، یہ تمام عقیدتی امتحانات باہم مربوط ہیں، مگر یہ ایسے امتحانات بھی ہیں جنہیں الگ بھی کیا جا سکتا ہے، اور یہ بتدریج خدا کے خادموں پر منکشف کیے گئے۔ بہت سی کلیسائیں ہیں جو ساتویں دن کے سبت کی پابندی کرتی ہیں، لیکن تین فرشتوں کے پیغام کو رد کرتی ہیں۔ وہ اس حقیقت کو رد کرتی ہیں کہ عدالت 22 اکتوبر 1844 کو شروع ہوئی، لیکن پھر بھی سبت کی پابندی کرتی ہیں۔ یہ عقیدتی امتحانات باہم مربوط ہیں مگر چھ مخصوص امتحانات کی نمائندگی کرتے ہیں۔

جیسا کہ ابھی ابھی جوزف بیٹس نے واضح کیا، فلکیات سے بخوبی واقف اس بحری کپتان نے روح نبوت کو قبول کر لیا، جسے وہ پہلے رد کر چکا تھا۔ دسمبر 1844 میں، ایلن وانٹ کو اپنی پہلی رؤیا ملی اور تحریک میں ساتواں امتحان آ پہنچا۔

بائبل تمہارا مشیر ہونا چاہیے۔ اس کا اور اُن گواہیوں کا مطالعہ کرو جو خدا نے دی ہیں، کیونکہ یہ گواہیاں کبھی کلام خدا کی مخالفت نہیں کرتیں۔ اگر گواہیاں کلام خدا کے موافق نہ ہوں تو انہیں رد کر دو۔ مسیح اور بلیعال کو متحد نہیں کیا جا سکتا۔ منتخب پیغامات، کتاب 3، 33۔

عظیم مایوسی کے کچھ ہی دیر بعد، سیسٹر وانٹ نے ایک مضمون کی توثیق کی جس میں مسیح کے 22 اکتوبر 1844 کو پاک مقام سے پاک ترین مقام میں منتقل ہونے کی نشاندہی کی گئی تھی۔ انہوں نے اس اشاعت کی سفارش "ہر قدیس" کے لیے کی۔

"میرا ایمان ہے کہ ۲۳۰۰ دنوں کے اختتام پر جس مقدس مقام کی تطہیر ہونی ہے، وہ نئے یروشلیم کا ہیکل ہے، جس کا مسیح خادم ہے۔ خداوند نے مجھے رویا میں ایک سال سے بھی زیادہ پہلے دکھایا کہ بھائی کروزیئر کے پاس مقدس مقام کی تطہیر وغیرہ کے بارے میں سچی روشنی تھی؛ اور یہ کہ یہ اس کی مرضی تھی کہ بھائی سی۔ اس نقطہ نظر کو تحریر کرے جو اس نے ہمیں ڈے اسٹار، ایکسٹرا، ۷ فروری، ۱۸۴۶ میں دیا۔ مجھے خداوند کی طرف سے پوری اجازت محسوس ہوتی ہے کہ میں اس ایکسٹرا کی سفارش ہر قدیس کو کروں۔" چھوٹے ریوڑ کے نام ایک بات، ۱۱۔

اس کی تائید کروزیئر کی اُس تشریح کی تھی جس میں مسیح کی قدس الاقداس کی طرف منتقلی کا بیان تھا، لیکن اس مضمون میں متعدد غلط تعلیمات بھی موجود تھیں، جن میں مرتد پروٹسٹنٹ ازم کی یہ تعلیم بھی شامل تھی کہ کتابِ دانیال میں "روزانہ" سے مراد مسیح کی خدمت ہے۔ چنانچہ اس نے ایک وضاحت قلم بند کی جو پہلے 1850 میں شائع ہوئی اور بعد ازاں کتاب Early Writings میں شامل کی گئی۔ وہاں اس نے واضح کیا کہ "جنہوں نے گھڑی عدالت کی صدا بلند کی تھی، اُن کا 'روزانہ' کے بارے میں نظریہ درست تھا۔"

تب میں نے 'daily' کے بارے میں (دانی ایل 8:12) یہ دیکھا کہ لفظ 'قربانی' انسانی دانش سے شامل کیا گیا تھا اور متن کا حصہ نہیں ہے، اور یہ کہ خداوند نے اس کی صحیح فہم اُن کو عطا کی جنہوں نے عدالت کی گھڑی کی پکار دی۔ جب اتحاد قائم تھا، 1844 سے پہلے، تقریباً سب 'daily' کے

صحیح فہم پر متحد تھے؛ لیکن 1844 کے بعد پیدا ہونے والی الجھن میں دوسری آراء قبول کی گئی ہیں، اور تاریکی اور الجھن اس کے پیچھے پیچھے آئی ہیں۔ ابتدائی تحریریں، 74۔

کتاب دانی ایل میں "daily" "daily" کے موضوع نے بیسویں صدی کے اوائل میں مرتد پروٹسٹنٹ ازم کے طریقہ کار کی طرف ایڈونٹسٹ ازم کی واپسی کی علامت بن گیا، اور آج "daily" "daily" کی صحیح ملیرائٹوں کی تفہیم کو ایڈونٹسٹ ازم کے الہیات دانوں نے رد کر دیا ہے۔ اسے رد کر دیا گیا ہے، باوجود اس کے کہ سسٹر وانٹ نے واضح طور پر یہ بتایا تھا کہ ملیرائٹوں نے "daily" "daily" کو بت پرستی کی شیطانی قوت کے طور پر درست طور پر پہچانا تھا۔ انہوں نے "daily" "daily" کی سچائی کو نہ صرف سسٹر وانٹ کی اس الہامی تائید کے برخلاف رد کیا کہ ملیرائٹوں کی تفہیم درست تھی، بلکہ ان کی اس دو ٹوک نشاندہی کے بھی براہ راست تضاد میں کہ وہ باطل عقیدہ جو یہ سکھاتا ہے کہ "daily" "daily" مسیح کی مقدس گاہ کی خدمت کی نمائندگی کرتا ہے، "وہ فرشتے جو آسمان سے نکال دیے گئے" کی طرف سے پہنچایا گیا تھا!

"اور وہاں برادر ڈینیئلز تھے، جن کے ذہن پر دشمن اثر انداز ہو رہا تھا؛ اور آپ کے ذہن اور ایلڈر پریسکاٹ کے ذہن پر ان فرشتوں کا اثر تھا جو آسمان سے نکال دیے گئے تھے۔" مینسکرپٹ ریلیزز، جلد 20، 17۔

جس چیز کو ایڈونٹ ازم اب اپنے "افسانوں کے پکوان" میں سے ایک کے طور پر استعمال کرتا ہے، اس کے بارے میں اس کی شدید نفی اتنی سخت تھی، کیونکہ دینیئلز اور پریسکاٹ نے شیطانی قوت کی ایک علامت (بت پرستی) کو لے کر اسے مسیح سے منسوب کر دیا (یعنی اس کی مقدس گاہ کی خدمت)۔ اس طرح یہ اٹھ عقیدتی آزمائشیں بنتی ہیں۔

1863 تک پہنچنے والی تاریخ میں نواں امتحان 1850 میں حقوق کی دوسری لوح کی تیاری ہے۔ 1843 کا پیش رو چارٹ 1842 میں تیار کیا گیا تھا، اور اسے 1843 کا چارٹ صرف اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس نے مسیح کی واپسی 1843 میں ہونے کی پیش گوئی کی تھی۔ حقوق کی دوسری لوح تیار کرنے کا حکم 1850 میں سسٹر وانٹ کو دیا گیا تھا۔ حقوق کی دونوں لوحوں کی تیاری پہلے اور دوسرے فرشتوں کی تاریخ کو تیسرے کی تاریخ سے جوڑتی ہے۔ اس کی زندگی اور کام کے بارے میں اس کے حفید کی سوانح عمری میں، وہ ان واقعات کا جائزہ پیش کرتا ہے جو 1850 کے چارٹ کی تیاری تک لے گئے۔ وہ یہ کام سسٹر وانٹ کے متعلقہ بیانات منتخب کر کے کرتا ہے اور اس جائزے میں اپنا تبصرہ بھی شامل کرتا ہے۔

جب ہم برادر نکولز کے ہاں واپس آئے تو خداوند نے مجھے ایک رویا دی اور مجھے دکھایا کہ حق کو جدولوں پر صاف طور پر درج کیا جانا چاہیے، اور اس سے بہت سے لوگ تیسرے فرشتے کے پیغام کے وسیلے سے حق کے حق میں فیصلہ کریں گے، جبکہ پہلے دو بھی جدولوں پر صاف طور پر درج کیے جائیں۔-خط 28، 1850۔

اس رویا میں اسے وہ چیز بھی دکھائی گئی جو جیمز وانٹ کو اشاعت جاری رکھنے کا حوصلہ دے گی:

میں نے یہ بھی دیکھا کہ پرچہ کا شائع ہونا قاصدوں کے جانے جتنا ہی ضروری تھا، کیونکہ قاصدوں کو ایک ایسا پرچہ درکار تھا جیسے وہ اپنے ساتھ لے جائیں، جو موجودہ سچائی پر مشتمل ہو، تاکہ وہ اسے سننے والوں کے ہاتھ میں دے سکیں، اور پھر سچائی ذہن سے محو نہ ہو۔ اور یہ بھی کہ وہ پرچہ وہاں تک پہنچ جائے گا جہاں قاصد نہیں پہنچ سکتے تھے۔-ایضاً

نئے چارٹ پر کام فوراً شروع کر دیا گیا، اور اس کے بارے میں بھائیوں کو بتانے کا موقع 'Truth' کے اس شمارے میں ملا جو جیمز نے اگلے مہینے شائع کیا:

چارٹ۔ دانی ایل اور یوحنا کی رویاؤں کی زمانی ترتیب کا ایک چارٹ، جو موجودہ حق کو واضح طور پر اُجاگر کرنے کے لیے مرتب کیا گیا ہے، اس وقت برادر اوٹس نکلس، ڈورچسٹر، میساچوسٹس کی نگرانی میں لیتھوگراف کیا جا رہا ہے۔ جو لوگ موجودہ حق کی تعلیم دیتے ہیں، انہیں اس سے بہت مدد ملے گی۔ چارٹ کے متعلق مزید اطلاع آئندہ دی جائے گی۔ — پریزنٹ ٹروتھ، نومبر 1850

جنوری 1851 کے آخر تک، چارٹ تیار تھا اور دو ڈالر میں اس کا اشتہار دیا گیا۔ جیمز وائیٹ اس سے بہت خوش تھے اور انہوں نے اسے 'ان کے لیے جنہیں خدا نے تیسرے فرشتے کا پیغام دینے کے لیے بلاپا ہے' مفت پیش کیا (ریویو اینڈ پیرلڈ، جنوری، 1851)۔ کچھ فیاضانہ عطیات نے اشاعت کے اخراجات پورے کرنے میں مدد دی تھی۔ آرٹھر وائیٹ، ایلن جی۔ وائیٹ: ابتدائی سال، جلد 1، 185۔

1843 کے چارٹ کے بارے میں بات کرتے ہوئے سسٹر وائیٹ نے تحریر کیا کہ اس کی رہنمائی خدا نے کی تھی۔

خداوند نے مجھے دکھایا کہ 1843 کا چارٹ اس کے ہاتھ کی رہنمائی میں تیار کیا گیا تھا، اور اس کے کسی حصے میں تبدیلی نہیں کی جانی چاہیے؛ کہ اس میں موجود اعداد اسی طرح تھے جیسے وہ چاہتا تھا۔ اس کا ہاتھ اس پر تھا اور اس نے بعض اعداد میں ایک غلطی کو چھپا رکھا تھا، تاکہ کوئی اسے دیکھ نہ سکے، جب تک اس کا ہاتھ ہٹا نہ لیا گیا۔ ریویو اینڈ پیرلڈ، 1 نومبر 1850ء۔

1850 میں ایک اور چارٹ تیار کرنے کے حکم سے متعلق روشنی کو قلمبند کرتے ہوئے، اُس نے 1850 کے چارٹ کے بارے میں وہی الہی توثیق فراہم کی جو 1843 کے چارٹ کے بارے میں دی گئی تھی، اور یہ بھی واضح کیا کہ اس وقت تیار کیے جا رہے دیگر چارٹ خداوند کے نزدیک قابل قبول نہیں تھے۔ نئے چارٹ کی تیاری کے حکم کو ایک نئی اشاعت چھاپنے کے حکم کے ساتھ ضم کیا گیا تھا۔

میں نے دیکھا کہ چارٹ سازی کا کام سراسر غلط تھا۔ اس کا آغاز بھائی روڈز سے ہوا اور بھائی کیس نے اسے جاری رکھا۔ چارٹ بنانے اور فرشتوں اور جلالی یسوع کی نمائندگی کے لیے بھدی، نفرت انگیز تصویریں بنانے پر وسائل خرچ کیے گئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ ایسی چیزیں خدا کو ناگوار تھیں۔ میں نے دیکھا کہ بھائی نیکولز کے چارٹ کی اشاعت میں خدا کا ہاتھ تھا۔ میں نے دیکھا کہ بائبل میں اس چارٹ کے بارے میں ایک نبوت موجود تھی، اور اگر یہ چارٹ خدا کے لوگوں کے لیے تیار کیا گیا ہے، اگر یہ [ہے] ایک کے لیے کافی تو دوسرے کے لیے بھی [ہے]، اور اگر کسی کو بڑے سائز پر نیا چارٹ بنوانے کی ضرورت پڑی، تو سب کو اس کی اتنی ہی ضرورت ہے۔

میں نے دیکھا کہ بھائی کیس کے اندر ایک بے قرار، بے چین، غیر مطمئن، ناشکرانہ احساس تھا جو ایک اور چارٹ کا خواہاں تھا۔ میں نے دیکھا کہ ان رنگین چارٹوں کا اجتماع پر برا اثر پڑا۔ اس سے اجتماع میں ہلکی، کھوکھلی تمسخرانہ فضا پیدا ہو گئی۔

میں نے دیکھا کہ خدا کے حکم سے بنائے گئے چارٹ بغیر کسی وضاحت کے بھی ذہن پر خوشگوار اثر ڈالتے ہیں۔ چارٹوں پر فرشتوں کی تصویر کشی میں کچھ نورانی، دلکش اور آسمانی پہلو ہے۔ ذہن تقریباً غیر محسوس طور پر خدا اور آسمان کی طرف کھنچ جاتا ہے۔ لیکن دوسرے چارٹ جو تیار کیے گئے ہیں، ذہن میں نفرت پیدا کرتے ہیں اور ذہن کو آسمان کے بجائے زمین میں زیادہ مشغول کر دیتے ہیں۔ فرشتوں کی نمائندگی کرتی تصویریں آسمانی ہستیوں کے بجائے زیادہ شیاطین جیسی لگتی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ان چارٹوں نے کئی دنوں اور ہفتوں تک بھائی کیس کے ذہن کو مشغول رکھا، حالانکہ اسے چاہیے تھا کہ وہ خدا سے آسمانی حکمت طلب کرتا اور روح کے فضائل اور سچائی کی معرفت میں ترقی کرتا۔

میں نے دیکھا کہ اگر وہ وسائل جو چارٹس تیار کرنے میں ضائع کر دیے گئے تھے، بھائیوں کے سامنے حق کو واضح طور پر پیش کرنے میں، جیسے رسالچے وغیرہ شائع کرنے میں، صرف کیے گئے ہوتے، تو بہت بھلائی ہوتی اور نفوس کی نجات ہوتی۔ میں نے دیکھا کہ چارٹ بنانے کا کاروبار بخار کی طرح پھیل

گیا۔ مخطوطات کی اشاعتیں، نمبر 13، 359؛ 1853۔

وہ صاف طور پر بیان کرتی ہیں کہ "بھائی نکولز کی جانب سے [1850] کے چارٹ کی اشاعت میں خدا شامل تھا"، اور یہ کہ بائبل میں اس چارٹ کی "ایک پیشین گوئی [حقوق دو]" موجود تھی۔ انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ "چارٹس" [جمع؛ 1843 اور 1850] جو "خدا کے حکم سے تیار کیے گئے تھے"، بغیر کسی وضاحت کے بھی ذہن کو بھاتے تھے۔ حقوق دو نے ملرائٹس کو حکم دیا کہ رویا کو تختیوں پر صاف طور پر لکھیں (جمع کی صورت میں)، تاکہ جو شخص ان دو چارٹس کو پڑھے وہ خدا کے کلام میں ادھر ادھر دوڑ سکے۔ ان الہی چارٹس کو کسی اضافی وضاحت کی ضرورت نہ تھی، جیسا کہ یوریاہ سمتھ کے 1863 کے جعلی چارٹ کے معاملے میں تھا۔

اور خداوند نے مجھے جواب دیا اور کہا، رویا لکھ اور اسے لوحوں پر صاف صاف لکھ، تاکہ جو اسے پڑھے وہ دوڑے۔ حقوق ۲:۲۔

دسویں آزمائش اس مضمون کا مرکزی موضوع ہے۔ گنتی باب چودہ میں موسیٰ جن دس آزمائشوں کا حوالہ دیتے ہیں، ان کے بارے میں عبرانی علماء اور دیگر علمائے الہیات مختلف اندازے قائم کرتے ہیں کہ یہ بحر قلزم سے نجات سے لے کر دس جاسوسوں کی بغاوت تک کی تاریخ کے کن واقعات پر منطبق ہوتی ہیں۔ اس تاریخ میں بغاوت سے متعلق چند متبادلات موجود ہیں جن میں سے انتخاب کیا جا سکتا ہے، لیکن یہ یقینی ہے کہ دسویں آزمائش بیابان میں چالیس برس تک بتدریج موت کے سلسلے کے آغاز کی نشان دہی کرتی ہے، یہاں تک کہ سن حساب دہی کو پہنچے ہوئے جتنے باغی تھے، سب مر گئے۔

اسی طرح بعض لوگ ان دس عقیدتی آزمائشوں کے میرے انتخاب پر اعتراض کر سکتے ہیں، کیونکہ ممکن ہے ایسی مختلف صورتیں موجود ہوں جو ان چیزوں سے بہتر معلوم ہوں جو میں یہاں پیش کر رہا ہوں۔ یہ سب کہنے کے بعد، دسویں اور آخری آزمائش اتنی ہی واضح ہے جتنی دس جاسوسوں کی بغاوت تھی۔ یہ احبار باب چھبیس کے سات زمانوں کا انکار تھا۔ اس تعین کی تائید کے لیے کئی نبوتی دلائل موجود ہیں۔

اگلے مضمون میں ہم ان نبوتی شواہد کی نشاندہی شروع کریں گے جو اس شناخت کی تائید کرتے ہیں کہ احبار باب چھبیس کے 'سات زمانے' لاودیکیائی ایڈونٹزم کی دسویں اور آخری ناکامی ہے۔

جب خدا کی قدرت اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ حق کیا ہے، تو وہ حق ہمیشہ کے لیے حق ہی کے طور پر قائم رہتا ہے۔ خدا کی دی ہوئی روشنی کے خلاف بعد کی کوئی بھی قیاس آرائیاں قابل قبول نہیں۔ لوگ کتاب مقدس کی ایسی تفسیریں لے کر اٹھیں گے جو ان کے نزدیک حق ہوں گی، مگر جو حق نہیں ہوں گی۔ اس زمانے کے لیے جو حق ہے، خدا نے اسے ہمارے ایمان کی بنیاد کے طور پر ہمیں عطا کیا ہے۔ اس نے خود ہمیں سکھایا ہے کہ حق کیا ہے۔ ایک اٹھ گا، پھر دوسرا بھی، ایسی نئی روشنی کے ساتھ جو اس روشنی کی مخالفت کرتی ہے جو خدا نے اپنی پاک روح کی نمایاں تائید کے ساتھ دی ہے۔

چند ایک اب بھی زندہ ہیں جو اس سچائی کے قیام کے تجربات سے گزر چکے ہیں۔ خدا نے اپنے فضل سے ان کی زندگیاں برقرار رکھی ہیں تاکہ وہ اپنی عمر کے اختتام تک بار بار ان تجربات کو بیان کرتے رہیں جن سے وہ گزرے، بالکل جیسے رسول یوحنا نے اپنی زندگی کے بالکل آخری دم تک کیا۔ اور جو علمبردار موت کے باعث گر چکے ہیں، وہ اپنی تحریروں کی دوبارہ طباعت کے ذریعے بولیں گے۔ مجھے ہدایت دی گئی ہے کہ یوں ان کی آوازیں سنی جائیں۔ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اس وقت کے لیے سچائی کیا ہے۔

"ہمیں ان لوگوں کے الفاظ قبول نہیں کرنے چاہئیں جو ایسا پیغام لے کر آتے ہیں جو ہمارے ایمان کے خاص نکات کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ کلام مقدس کے بہت سے حوالہ جات اکٹھے کرتے ہیں اور انہیں

اپنے دعویٰ کردہ نظریات کے گرد بطور ثبوت ڈھیر لگا دیتے ہیں۔ پچھلے پچاس برسوں میں یہ بار بار کیا گیا ہے۔ اور اگرچہ صحائف خدا کا کلام ہیں اور ان کا احترام لازم ہے، لیکن ان کا ایسا اطلاق، کہ اگر اس اطلاق سے اُس بنیاد کے کسی ایک ستون میں بھی جنبش آجائے جیسے خدا نے ان پچاس برسوں سے قائم رکھا ہے، تو یہ ایک بڑی غلطی ہے۔ جو شخص ایسا اطلاق کرتا ہے وہ روح القدس کے اُس شاندار مظاہرے سے واقف نہیں جس نے خدا کے لوگوں تک پہنچنے والے سابقہ پیغامات کو قوت اور تاثیر بخشی تھی۔" منتخب پیغامات، کتاب 1، صفحہ 161.